السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مغرب کی اذان ہوتے ہی افطار کرنا ضروری ہے یا اس میں کچھ تاخیر کرلینا بھی جائز ہے۔ چونکہ میں اپنی ڈیوٹی سے نماز مغرب کی ادائیگی کے تقریبا نصف گھنٹہ بعد ہی گھر جاسکتا ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث پاک میں آیا ہے کہ:

(أن أحب عباد اللہ الیہ أعجلھم فطرا، وأن الأمة لاتزال بخیر ما عجلوا الفطر وأخروا السحور)

''اللہ کے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو افطاری میں جلدی کرتے ہیں اور امت مسلمہ اس وقت تک بھلائی کی حالت میں رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ افطاری نماز مغرب کی ادائیگی سے پہلے اذان کے پہلے کلمے کے ساتھ ہی کرلی جائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ سورج کے غروب ہونے کا یقین حاصل کرلیا جائے۔ اس پر دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ:

(إذا أقبل اللیل من ہہنا وأدبر النہار من ہہنا وغربت الشمس فقد أفطر الصائم)

''جب رات اس طرف سے آجائے اور دن اس طرف ختم ہوجائے اور سورج غروب ہوجائے تب روزے دار کو روزہ افطار کرلینا چاہیے۔''

ہاں مگر بادل وغیرہ کے باعث سورج کے غروب ہونے میں شک ہو یا کھانے کے انتظار کا عذر ہو یا کوئی بہت ضروری کام ہو، یا آدمی مسلسل چلنے کی حالت میں ہو تو افطاری میں تاخیر کرنا جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الصیام

صفحہ: 89

محدث فتویٰ